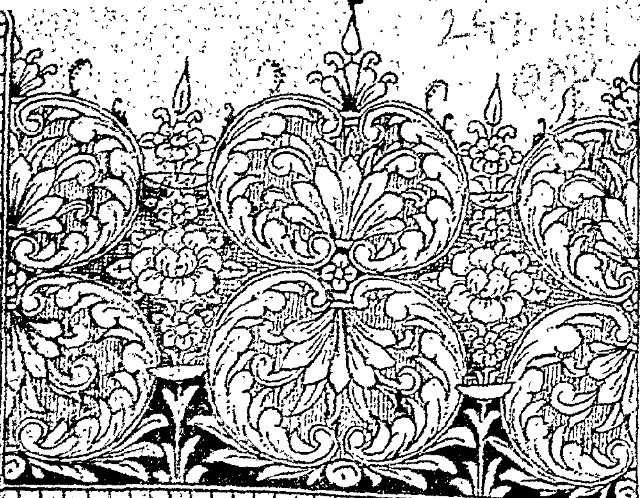
سرور العقول لاسلام آبائی رسول

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ [illegible] جو نسب نامہ حضرت سیدنا [illegible]
[illegible] السلام اور آپکے آبائے کرام کی [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] تصنیف کیا ہوا حضرت مولانا مولوی [illegible]

معہ خلاصۃ السیر تاریخ مختصر [illegible] تحقیق تمام و افادہ تام کی گئی حسب الفرمائش [illegible]
[illegible] احوال [illegible] سید المرسلین [illegible]
قادری محی الدین [illegible] اور باہتمام [illegible] بندہ ضعیف عبداللطیف [illegible]

[illegible] مطبع [illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس منعم کی ہو کیونکر ادا
کہ محمد سا نبی ہم کو دیا

کر ازل مین برگزیدہ اُسکو رب
دی فضیلت اُسکو یہہ عالم پہ سب

عالم و آدم کو سب رب ودود
کی عطا اُسکے بدولت ہی وجود

گرچہ آخر مین ہوا اُسکا ظہور
لیک چمکا سب سی اول اُسکا نور

نور سے اُسکے جہان پیدا کیا
اور جہان کو اُسپہ سب شیدا کیا

تب نبوت اُسپہ کی جلوہ فروز
کیچڑ و پانی مین تھا آدم ہنوز

پھر اُن نور مقدس دادگر
پاک ٹھہرایا مکانات و مقر

پاک صلبون مین ہی حق رکھا اُسے
پاک رحمون کی طرف لایا

انبیا سی انبیا ہی مین خدا
اُسکو اکثر نقل کروا تا رہا

تھے مسلمان اُسکی آبائے کرام
پاک کفر و شرک سی تھی وہی تمام

اِس بیان مین آئی اخبار صحیح
اور بہت وارد ہین آثار صریح

ہے بیان میں یہ رسالہ مختصر   لکھتے لکھتے ہوں ہندی صاف تر

اسکی باتیں ہیں کتابوں معتبر   اور ہیں مستند اور بے مشتہر

ہیں بیان تشبیہیں طول کلام   جابجا آتی کہیں کا انکے نام

حمد کو یا رب تیری غایت نہیں   نعت احمد کی ہیں طاقت نہیں

اشتغال ذکر و صلوات و درود   کر عنایت ہم کو آئی رب ودود

اور بچاوے بخش دی جرم و گناہ   نفس اور شیطان سے دے ہم کو پناہ

اپنی مرضیات میں رکھ بالدوام   پیروی میں مصطفیٰ کی صبح و شام

اور اسکو بھیجے رنگ قبول   اور کیجے اسکو مقبولِ رسول

بھیجیے اسپہ تحیات و سلام   آل اور اصحاب پر اسکے تمام

خاص بوبکر و عمر عثمان علی   ہی خلافت میں جنہیں شانِ جلی

اور ہیں امت کی یکسر اولیا   خاص محبوب خدا غوث الورا

جسکا ہر نائب ہی فردِ بی نظیر   خاص کر اس عصر میں میرا ہی پیر

عالمِ دین حافظِ قرآن ہی   صاحب عرفان اور وجدان ہی

در علوم باطنی و ظاہری   اسکو اہل عصر پہ ہی برتری

شیخ عارف سید سادات ہی   ذات اسکی منبع برکات ہی

نام نامی اسکا ہی عبد اللطیف   محی دین سی ہی ملقب وہ شریف

مسند ارشاد و ہدایت پر سدا   دیرگاہ اسکو رکھی صبح و مسا

مقدمہ

احمد طبری و خاتم میں بجا   بو ہریرہ سی روایت یوں کیا

تھی سبیعہ بیٹی جو بولہب کی | آنکر یکدن بدرگاہ نبی
وروسے بولی کہ ای پیغامبر | لوگ کہتے ہین میری تحقیر کر
کہ یہہ بیٹی اسکی ہیگی سربسر | جو ہی حمالۃ الحطب کی در سقر
جب سنا یہہ بات شاہ انبیا | پر غضب ہوکر وہین جلدی اُٹھا
اور فرمانے لگا اسطرح او | ہو مخاطب کیا ہوا ہی قوم کو
کہ میری ہو اقربا سے بے ادب | اسطرح دیتے ہین ایذا مجھکو اب
جو اذیت دیوینگے میرے تئین | موجب ایذای حق ہی وہ یقین
ای برادر کر تامل تو یہان | کہ سبیعہ کی جو تھے باپ اور مان
اہل دوزخ کافران تھے بیشبہ | آیت قرآن ہی اُسپر گواہ
وہ جو رکھتے تھے عداوت بارسول | اور کئی اُسکو جو مغموم و ملول
ذکر قرآن مین کیا جس کا خدا | ہی مذمت جنکی در تبت یدا
اُنکی بیٹی رنج پاوینگے سب | یون کیا ارشاد وہ شاہ عرب
پس وہ شہ کی جو ہین ابوین کرام | جنکا ماوا ہی یقین دار السلام
آتش دوزخ سے ہی جنکو نجات | از احادیث رسول کائنات
کوئی ناری بولے گر انکے تئین | کسقدر پاوے اذیت شاہ دین
اور کرتے ہین روایت ای امین | یون بخاری اور مسلم بالیقین
بولہب کو خواب مین ای باکمال | دیکھکر کوئی کیا اُس سے سوال
کیا ہی تیرا حال دے مجھکو خبر | وہ کہا دوزخ مین ہون شام و سحر
پر یہہ ہین لگتی ہی یک اُنگلی کو نار | ہی سبب اسکا یہہ سن ای کامگار

حدیث بابت انتفاع ابولہب در دوزخ

کہ بیان مین جبکہ شاہ دنیا
تب ثویبہ اون نی جبکو خبر
اس بشارت سی بہت خوش ہو گئی
اور تب اسکو کہا مین ای بشیر
اور کیا ہون اسکو مین آزاد جب
تھا کیا اسکو اشارہ ہی گمان
آگ انگلی کو میرے لگتی نہین
مگر کر تو اب بیان ای باصفا
اس عداوت مین ہی آخر مر گیا
اس بشارت سے وہ ہو کر شاد جب
اس مسرت کی بدل ای باصواب
پس ہی کیا لوگونکو اب بولو بیان
اسکی شکم پاک مین خیر الوری
لہذا اسکی تا بسن یجال
کیون ہوا اس سیدہ کو یہ مقام
اور اس بحث مین سن ای سینہ صاف
بعضی کہتی ہین کہ آیا سے ہی
اور بعضی عالمونکو ای میان
پر اما ہم باصفا نیکو سیر

آخر تھا جسکی پیدا ہوا
کہ تھی وہ میری کنیز باخبر
کر دیا آزاد اسے مین اسکئین
تو پلا اس سے ہو تا لم کو شیر
اپنی انگلی سے شہادت کی ہے جب
شکر خدا اس سبب سے اب یہان
پیٹ بھر پیتا ہون آب اسکی بقیر
بولہب تو تھا عدو مصطفی
اور مستقر اپنا سقر مین کر گیا
ہی ثویبہ کو کیا آزاد جب
فضل حق سی یون ہی تخفیف عذاب
آمنہ خاتون کی حق مین گمان
باکرامت تون مہینے تک رہا
گود مین اسکی رہا بے قیل و قال
جنت الماوی مین بیشک صبح و شام
عالمون مین گرچہ آیا اختلاف
بے شبہ و شک مومن سبھی
اس بیان مین ہی تردد اور گمان
جو سہیلی سی ہی جگ مین مشتہر

وہ رسالے بیچ اپنے صاف صاف — کر بیان اُن عالمون کا اختلاف
اسطرح لکھتا ہی تحقیقات سے — اور توجیہات و تدقیقات سے
ہم نہین اس قول کے قابل کبھی — کہ کہین ناجی ہین آبای نبی
یہہ سخن دشوار آتا ہی نظر — کیونکہ آئی ہی صحیح ایسی خبر

لَا تُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ بِالْأَمْوَاتِ

یعنی ایذا دو نہ زندون کو کہین — ذکر سی اموات کے انکی یقین
اس بیان مین جو ہین اخبار شریف — کوئی خبر اُس مین اگر یا دے ضعیف
تو بھی ہی اسپر عمل جانو روا — قول یون فقہا کا آیا ہی بجا

فائدہ

جو کتاب دُرّ ہی فقہ معتبر — پاس حنفیہ کی ای نیکو سیر
(در مختار ۱۲)
یون لکھی ہین اس مین سن با اختلاف — کفر مین ہو جس مسلمان کی خلاف
گرچہ ہو اسلام کی اسکی دلیل — سارے وجہون سی بھی ضعیف ای خلیل
تب بھی ہرگز اسکے بیشک کفر پہ — نین دیا جاتا ہی فتوی سربسر
اس لئی حفاظ اخبار رسول — محرم اسرار آثار رسول
حامیان دین محدث نامدار — مقتدایان شریعت باوقار
جیسے غزالی امام مشتہر — اور جلال الدین سیوطی نامور
اور فخر الدین رازی پیشوا — اور شیخ عسقلانی باصفا
قرطبی اور ابن شاہین ذو الکرام — اور صلاح الدین صفدی نیکنام
اور شمس الدین دمشقی باخبر — اور محب الدین طبری مفتخر

اور شیخ ذوالفقار ابن قنبر — یعنی جو تھی سی ہیئی مشتہر

اور شیخ احمد شیخ سرہندی — شیخ عبد الحق محدث دہلوی

اور ایسی ہی بہت اعلام دین — رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

کر گئے اپنے رسایل میں تمام — کہ رسول اللہ کی آباے کرام

مومنوں سی تھے منزہ بیگمان — پاک تھی سب شرک سی ہو کر عیان

اور دلیلیں لکھے ہیں اس بات پر — آئی ہیں اس بات کی اثبات پر

ردِ اقوال مخالف بالیقین — کر گئے ہیں وہ بآئین مبین

اور معارض اس بیان کے سر بسر — آئے جو اخبار بعضی جا ہی پر

کر گئی اسکی جواب باصواب — گر خدا چاہے لکھوں میں وہ شتاب

ایسے آیات و احادیث صحیح — دیکھہ لکھتا ہوں بیان میں ای فصیح

پاکی آباے سالار انام — پاتی ہی اثبات جن سی لاکلام

یعنی لفظ خیریت اور اصطفا — حق میں ان پاکوں کی ہی برآگیا

طیب و طاہر بھی آیا ہی کہیں — اور مصفا اور مہذب بھی یقین

اور سفاح جاہلیت سے بھی بان — انکی پاکی ان میں ہی مذکور جان

مومنوں کی ہی ہیں یہ اوصاف خاص — کہ وہی کہتے ہیں انکے اختصاص

اور مشرک تو نجس ہیں بیگمان — یہ صفات پاک پھر انمیں کہان

حق کہا انکو نجس قرآن میں — آئی یہ آیت انہیں کی شان میں

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یعنی سب مشرک نجس ہیں بی ہراس — تم نہ آنے دو انہیں کعبے کے پاس

[illegible]

یہہ نجاست باطنی ہی شرک کی / جامہ و تن کی نہین تہای نزلی
کیا کہا ہی خوب مولانا ی روم / مثنوی مین قیصر روم علوم
کہ نجس خوانداست کافر را خدا / نیستش بر تن نجاست ظاہرا
این نجاست بویش آمد ہشت گام / وان نجاست بویش از ری تا بشام
الغرض ویسی ہی لفظون سی صریح / آئے ہین اکثر احادیث صحیح
انسی تہوڑون پر یہان ہی کامگار / اکتفا کرتا ہون بہر اختصار
اور صحیح ہین وہی حدیثین سربسر / از روایات ثقات معتبر
اور استدلال وے آیات سی / بھی لکہوئین جو ائمہ نی کیے
شیخ دین قاضی عیاض مالکی / یون علی مرتضی سی نقل کی
لفظ انفسکم مقرر جانیو / آیہ اقدس مین یہہ آیا ہی جو
فتح فا سی یہہ کہے سالار بشر / پس کیا ارشاد ہمکو یہہ خبر
اب وہ آیت اور حدیث محترم / ترجمہ کے ساتھہ کرتا ہون رقم

قولہ تعالی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفَسِكُمْ بفتح الفاء وقال اَنَا اَنْفَسُكُمْ نَسَبًا وَصِهْرًا وَحَسَبًا لَيْسَ فِيْ آبَائِيْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ كُلُّهَا نِكَاحٌ

یعنی فرماتا ہی یون اے بہائیجان / حضرت پروردگار انس و جان
کہ طرف آیا تمہاری یک نبی / تم مین بہتر ہی قبایل سی سبہی
پس لگا کہنی وہ عالم کا رئیس / مین تمہاری مین ہون بہتر اور نفیس
یعنی بہتر ہون نسب کی راہ سی / اور سسرال و حسب کی راہ سی

میرے آبا میں نہ تھا ہرگز سفاح
بلکہ جاری سب میں تھا عقد نکاح

وقت سے آدم کے لے تا این زمان
تھا نکاح اسلام کا ان سب میں شان

اور فخر الدین رازی نیکنام
اور ماوردی جو تھے ہر دو امام

ہر دو اس آیت سے لاتے ہیں دلیل
اپنی تفسیروں میں وہ با قال و قیل

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

یعنے فرماتا ہی حق ای کامیاب
اپنے پیغمبر کو یوں کرکے خطاب

دیکھتا ہی تجھکو خلاق انام
طاعت حق میں کرے تو جب قیام

دیکھتا ہی اور تیرا انتقال
ساجدوں کے صلب میں بیقیل و قال

فخر رازی اور ماوردی بیان
کرتے ہیں تفسیر اسکی یوں بیان

تیرا نور وجود باکمال
وقت آدم سے کیا ہی انتقال

ساجدوں سے ساجدوں میں ای رشاد
ساجدوں سے اہل ایمان ہیں مراد

ہی یہہ تفسیر مبارک پر دلیل
وہ جو فرمایا ہی سالار جلیل

میں کیا ہوں نقل پاک اصلاب سے
پاک و پاکیزہ طرف ارحام کے

نقل کرتا ہی انس سے بونعیم
کہ کہا پیغمبر رب کریم

کہ کرم سے اپنے خلاق انام
نقل کروایا ہی مجھکو بالدوام

یعنے لایا قادر علام پاک
پاک صلبوں سے سوے ارحام پاک

تھے مصفا اور مہذب سب بجا
یعنے پاک عیبوں سے اور آراستہ

اور دو فرقے ہوتے در جہان
پر میں رہتا فرقہ بہتر میں ہاں

اور عبد اللہ بن عباس سے
نقل ابن سعد نے کی جاتے

که کیا ارشاد یون خیر البشر — سب عرب مین خیر ہین قوم مضر
اور در قوم مضر عبد المناف — بہتر و بہتر ہین بے ریب و خلاف
در بنی عبد المناف نامدار — ہی بنی ہاشم کو عز و افتخار
اور بنی ہاشم مین خلاق جہان — دی ہی عبد المطلب کو عز و شان
وقت سے آدم صفی اللہ کے — خلق کے ہرگز نہ دو فرقے ہوے
ہی قسم پروردگار پاک کی — مین رہا ہون فرقہ بہتر مین ہی
اور مسلم افتخار مسلمین — اور شیخ ترمذی اہل دین
واثلہ سے یون روایت لائے ہین — که رسول اللہ نے فرمائے ہین
که ذبیح اللہ کو رب العلا — نسل ابراہیم سے ہی چن لیا
نسل اسمعیل سے پھر بالیقین — چن لیا ہی وہ کنانہ کتین
اور اولاد کنانہ سے بجا — وہ قریش محترم کو چن لیا
اور قریش ذوالوقر سے پھر خدا — بعد ہاشم کو مقرر چن لیا
بعد ازان اولاد ہاشم سے یقین — حق تعالی نے چن لیا میرے تئین
اور حمزہ ابن یوسف ای امین — ہی کنیت جسکی بوالقاسم یقین
واثلہ سے ہی یہہ دیتا ہی خبر — که کیا ارشاد یون پیغامبر
چونا ابراہیم کو رب الجلیل — اور ٹھہرایا اسے اپنا خلیل
اور اسمعیل کو رب العلا — برگزیدہ نسل سے اسکے کیا
نسل اسمعیل سے تھا جو نزار — حق کیا ہی اسکو جا نو اختیار
اور نزاولاد نزار باصفا — حق تعالی نے مضر کو چن لیا

اور اولاد مضر سے بھی بجا — برگزین وہ کنانہ کو کیا
اور قریش باصفا کو لا کلام — چن لیا نسل کنانہ سے تمام
اور اولاد قریش باصفا — برگزین حق نے ہاشم کو کیا
اور عبدالمطلب کو بھی خدا — سب بنی ہاشم سے ممتاز چن لیا
اور عبدالمطلب کی نسل سے — حق کیا ہی برگزین بس مجھے
اور حاکم نے ربیعہ سے نہ مجہول — نقل کرتا ہی کہ فرمایا رسول
کہ خدا نے خلق کو پیدا کیا — اور دو فرقے کیا انکے بجا
فرقۂ بہتر سے لایا مجکو رب — پھر قبیلون کو بنایا ہی وہ تب
پھر کیا انکے گھرانے جانئے — پس کیا بہتر گھرانے سے مجھے
ہیں قبیلے اور گھر کے رو سے بھی — تم مین سب افضل ہون مین جانو یہی
ترمذی عباس سے بھی ہی اسی — ایسی ہی لایا روایت دوسری
پر ہی یک دو لفظ کا ہی اختلاف — پر ہی مطلب ایک ہی دونو کا صاف
اور ابن بو عمر بھی جانئے — کی روایت یون بن عباس سے
کہ کیا ارشاد شاہ انبیا — کہ خدا آدم کو جب پیدا کیا
رکھہ کے اسکے صلب مین مجکو تبا — مجکو لایا ہی سوئے روئے زمین
بعد صلب نوح مین رکھا ہی رب — نوح پیغمبر نے تھا کشتی مین جب
صلب ابراہیم مین بعد از رکھا — آتش نمرود مین ڈالا گیا
بعد اسکے پاک صلبون سے خدا — لایا مجکو پاک رحمون مین سدا
تا مرے ماں باپ سے پیدا ہوا — نین سفاح انکے کسیکو بھی لگا

یعنی جو تھے میرے آبائے کرام | پاک تھے وے سب زنا سے لاکلام
قدوۂ حفاظ شیخ ابن حجر | شرح ہمزیہ مین لکھا ای پسر
بی بی حوا مادر نوع بشر | حاملہ ہوتی تھی جب ای باخبر
جنتی تھے ہر حمل مین وہ دو ولد | شیث کو لیکن جنی وہ منفرد
کیونکہ اسکے صلب مین تھا بیگمان | نور احمد خاتم پیغمبران
شیث پس وقت وفات اپنے بجا | یون وصیت اپنے بیٹے کو کیا
نور احمد صلب مین جو تھا مرے | اب وہ بیشک صلب مین آیا ترے
تو بغیر رحم پاک ای باشعور | اسکو مت رکھہ یاد رکھہ یہہ بالضرور
پس وصیت یہہ تھی جاری ہر قرن | ہر بطن در ہر بطن در ہر بطن
تا ہوی اس نور اشرف سے یقین | جلوہ گر عبد المطلب کی جبین
بعد ازان وہ نور باجاہ وجلال | سوئے عبد اللہ کیا ہی انتقال
پس بچایا اس نسب کتئین خدا | ہان سفاح جاہلیت سے سدا
جونکہ لایا ہی امام بیہقی | یہہ حدیث اپنی سنن مین ای تقی

مَا وَلَدَنِی مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ وَمَا وَلَدَنِی إِلَّا نِكَاحُ الْإِسْلَامِ

ابن سعد ابن عساکر ای میان | یہہ گرامی شان ہر دو راویان
ہین محمد ابن سائب سے سنے | اسنے کلبی سے سنا ہی جانئے
کہ کہا یون کلبی عالی جناب | سابقین کے مین بہت دیکھا کتاب
اور کیا ہون پانسوتک مین شمار | مادرون کو مصطفی کے بادقار
پاک کفر و شرک سے تھے وے تمام | صاحب توحید تھے عالی مقام

پس یہ اخبار صحیحہ سے بجا	اسطرح بے شبہ و شک ثابت ہوا
کہ یقین آبا سپہ سالار انام	اہل جنت اور موحد ہین تمام

ثبوت اسلام آبای کرام حضرت سید الانام از آدم تا والدین ماجدین النبی علیہ الصلوۃ والسلام

عشرہ سے آدم صفی اللہ کے	نوح تک سب شرع حقہ پر ہی تھے
نوح پیغمبر کے وقت ای کامگار	بت پرستی یکبیک ہوی آشکار
اپنی مسند بیچ بزاز امیان	اور حاکم اپنی مستدرک مین جان
اور ابن منذر و ابن جریر	اپنے تفسیرون مین وا ای اہل خیر
تحت مین اس آیہ قرآن کے	یون بن عباس سے ناقل ہوے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً

ابن عباس اکرم ای میان	معنی اس آیت کی یون کی ہے بیان
درمیان آدم صفی اور نوح کے	جانئے بے شبہ دس ہی قرن تھے
لوگ ان قرنون مین جو تھے خاص و عام	شرع حقہ پر تھے سارے لاکلام
پس لگے کرنے خلاف آپس مین جب	انبیا کو ان پہ تب بھیجا ہی رب
ابن حاتم نے قتادہ سے یقین	اسطرح لایا روایت ای امین
نوح و آدم کے مقرر درمیان	ہو گئے دس قرن ہی سب ایمان
عالم و فاضل تھے لوگ انکے تمام	انبیا سے پاتے تھے ہدایت صبح و شام
اور تھے وہ شرع حق پر بیگزاف	مذہبون مین انکے پھر آیا خلاف
پس ہدایت کے لئے انکے بجا	نوح پیغمبر کو بھیجا ہی خدا
ہی رسولونکا وہی پہلا یقین	جن کو بھیجا حق سوے اہل زمین

اور ابن سعد بھی طبقات مین
نوح اور آدم کے جو تھے درمیان
اور یونہی نوح سے لے تا خلیل
جونکہ ابن سعد نے ای نیکذات
نوح کے طوفان کے بعد از ای فہیم
اور سب اسلام پر تھے وے بجا
اپنہ جب نمرود سے حاکم ہوا
اور جلال الدین سیوطی باصفا
سام ابن نوح نے والد کے سات
اسکا ایمان نص قرآن سے ہی جان
اور شیخ عبد الحکیم نامدار
سربسر اسلام ہر ہر شخص کا
مستقل آثار لایا ہی کثیر
اور بولا ہی کہ پوتا نوح کا
نوح کا پایا زمانہ آشکار
یا دین تا اولاد اسکے لا کلام
ابن منذر اور رازی ای میان
یون ابن عباس سے ناقل ہین وے یک
نین ہی آزر پدر ابراہیم کا

اسطرح لایا روایت جان لین
تھے وے سب آبا ہمارے مومنان
سب مسلمانون سے تھے بقال و قیل
نقل کی طبقات مین ہی از ثقات
لوگ تھے سب شہر بابل مین مقیم
کوئی ان مین مشرک و کافر نہ تھا
بت پرستی پر انہین دعوت کیا
اسطرح درج منیعہ مین لکھا
بالیقین کشتی مین پایا ہی نجات
بلکہ بعض اسکو نبی بولے پچھان
مصر کی تاریخ مین تفصیلوار
نوح سے تا تارخ تلک ثابت کیا
ابن عباس اسکا راوی ہی شہیر
نام ارفخشد ہی جسکا باصفا
نوح نے مانگا دعا اپنی کردگار
بادشاہت اور نبوت کا مقام
اپنے تفسیرون مین ہر دو بیگمان
اور مجاہد نے کیا تصریح نیک
بلکہ ابراہیم کا تھا وہ چچا

اور قرآن مین جو آیا لفظ اب — وہ چچا سے ہی مجازا ای باادب
اور عرب مین ہی یہہ دستور میان — کہ چچا کو باپ کہتے بیگمان
گر دلیل اس بات پر چاہے صحیح — دیکھہ اس آیت مین کیا آیا صحیح

قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ

حضرت یعقوب نے وقت وفات — اپنی سب اولاد سے پوچھا یہہ بات
کہ کروگے کسکی طاعت تم کہو — بعد میرے تب کہے یون عرض او
ہم کرین طاعت اسیکی روز و شب — جو ترا اور تیرے آبا کا ہی رب
کون آبا ہین براہیم خلیل — اور اسمعیل پیغمبر جلیل
کر تامل تو یہان ای باوفا — تھا جو اسمعیل مذبوح خدا
ہی چچا یعقوب کا والد نہین — باپ ہی اسحق اسکا بالیقین
لفظ آبا کا جو آیا ہی مجاز — یونہی آزر کو کہا ای بانیاز
عصر ابراہیم و اسمعیل سے — تا کنانہ سب مسلمانی پہ تھے
کہ عماد الدین حافظ بن کثیر — اسطرح لکھا ہی بیشک ای خبیر
کہ عرب تھے دینِ ابراہیم پر — بت پرست انمین نتھا کوئی بشر
تا کہ جب عمرو خزاعی نابکار — حاکمِ مکہ ہوا ہی آشکار
کر رسمِ اجدادِ سرور پہ یقین — خدمتِ کعبہ لیا ہی انسے چھین
اور عرب مین بت پرستی کی بنا — وہ کیا لعنت کرے اسپر خدا
وقت سے اسکے تو سن ای نیکنام — تا زمانِ بعثتِ خیر الانام
لوگ تھے جو پانسو اور شصت سال — باوجود انکے بغیر قیل و قال

دین ابراہیم پر بعضے عرب | قایم و راسخ تھے بیشک روز و شب
اور ز اجداد امام الانبیا | تب کنانہ شہر مین مکے کے تھا
صاحب توحید تھا وہ باخبر | تھا وہ عامل دین ابراہیم پر
بوہریرہ نے کہا خیر البشر | یہہ خزاعی کے دیا حق مین خبر
دیکھا مین عمرو خزاعی کو عیان | آتش دوزخ مین اسکے استخوان
کھینچے جاتے تھے وہ پاتا تھا عذاب | اس لعین پر تھا بہت حق کا عذاب
کیونکہ وہ ملعون اول پر جفا | دین ابراہیم کو بدلا دیا
اور عبد اللہ بن عباس سے | نقل کرتا ہی حبیب اب جانئے
کہ خزیمہ اور عدنان باخبر | تیسرا اسعد و ربیعہ اور مضر
دین ابراہیم پر تھے جانیو | ذکر انکا خیر سے ہی تم کرو
اور ابن سعد عبد اللہ سے | نقل کرتا ہی کہ سرور نے کہے
کہ مضر کو بد کہو مت مومنو | کیونکہ وہ اسلام لایا تھا سنو
اور سہیلی نے کہا بولا نبی | بد نہ تم الیاس کو بولو کبھی
کیونکہ مومن تھا یقین وہ باصفا | حج کعبہ جب وہ کرتا تھا ادا
ہلب سے تب اپنے صوت تلبیہ | سنتا تھا اسنے نبی سے خواہ نخواہ
از کنانہ تا بہ مرہ بن کعب | بن لوی بن غالب بن فہر سب
فہر یعنے ابن مالک بن نضر | بن کنانہ تھے یہہ سب اسلام پر
جونکہ ابن سعد سے ای باصفا | نقل ہی یکروز کعب ابن لوی
جمع کر اولاد کو اپنے تمام | اسطرح خطبہ پڑھا ای نیکنام

کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ... بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام

۱۲

کہ گئے جتنے مرے آبا ے قدیم | دین ابراہیم پر تھے مستقیم
تم بھی سب اس دین پر قایم رہو | دین ابراہیم پر دایم رہو
اور ذکر بعثت خیر الورا | وہ بہت جوش عقیدت سے کیا
اور کیا انکو وصیت بعد ازان | اسکے تم تابع رہو ستر و عیان
اور کہا افسوس گر رہتا مین تب | لوگ کرتے اسکی بس تکذیب جب
اسکی مین تائید کرتا آشکار | اور کرتا اسپہ اپنی جان نثار
بولتا ہی اب سیوطی یہ بیان | کہ ہوا ہی اس سے ثابت بیگمان
کہ رسول اللہ کے اجداد سبا | از خلیل اللہ تا ابن کعب
اور مرہ بن کعب تک بھی صریح | اہل ایمان تھے باسناد صحیح
ہین کہے اس قول مین کوئی خلاف | اتفاق اسپر ہوا بے اختلاف
پانچ اجداد نبی ای نیکنام | اب جو ہین باقی رہا انمین کلام
یعنے کلاب و قصی عبد مناف | ہاشم و عبد المطلب بے خلاف
اور عبد اللہ پدر مصطفی | سن تو انکا حال بھی ای باصفا
بس ہی ایمان پر وہی انکے دلیل | نص اجمالی جو گذری ای خلیل
اور نصوص عامہ بھی بے گمان | اہل فترت کے جو آئی حق مین جان
نص ظاہر انکے ایمان پر جدا | نص اجمالی سابق کے سوا
اور دلایل عامہ کے بھی سواے | شان مین جو اہل فترت کے ہین آئے
گرچہ ہمکو نہین ملی ہی اب خصوص | پر وہی بس انکے ایمان پر نصوص
اسکو فترت بولتے ہین ای میان | جو زمانہ دو نبی کے درمیان

ہووے اور پہلے نبی کے شرع کے — رسم اور احکام نا باقی رہے
پس جو ہووین اہل فترت مین یہہ بات — ہی خدا سے انکو امید نجات
حکم کرنا پس دخول نار کا — اس گروہ سے مین کسی پر ہی روا
اہل فترت کے نجات اور تمام — شافعیہ متفق ہین لا کلام
اور حنفیہ کے بہی اکثر امام — جون عقیبہ بو اللیث اور ابن ہمام
اور طحاوی اور کرخی ای امین — اور بخارا کے بہی یکسر فاضلین
آئے ہین اس قول پر بی بیگمان — مستند انکی ہی آیت ہی جان

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

یعنی فرماتا ہی حق ای کامیاب — کہ کسیکو ہم نہ دیوینگے عذاب
جب تلک اسپر نہ بہیجینگے رسول — اس سے امر و نہی تا کرین قبول
اور صحیح اخبار سے بہی مستفاد — یونہی ہوتا ہی مقرر رکہہ تو یاد
احمد و اسحق و شیخ بیہقی — بوہریرہ سے ہین راوی ای تقی
کہ کئے ارشاد سالار جہان — اہل فترت جو موے ہین ایمان
عذر حق سے یون کرینگے وے سبہی — ہم طرف آیا نہ کوی تیرا نبی
تا اطاعت اسکی ہم لاتے بجا — یک فرشتہ انپہ تب بہیجے خدا
وہ فرشتہ انکو یون بولیگا تب — کہ ای لوگو جاو تم دوزخ مین اب
جاوینگے آتش ہوا اسپر سرد تر — جو نجاوے اسکو ڈالین در سقر
بوسعید خدری سے بزار نے — نقل کرتا ہی کہ حضرت نے کہے
اہل فترت اور دیوانون کو سب — حشر مین اور لاینگے بچون کو جب

اہل شرع جو ان کرین عرض جناب
اور وہ بولینگے کیسا ہی خدا
بالیقین ہمکو عمر … پاتے نہین
تجربہ ہوگا ان طرح انکو حساب
جائیگا وہ شخص بس نادی رشید
یعنی ہمکو … عقل وہ با صفا
اور دعوت مین بجا دیگا وہی
سے … تا عقل … ہشیار
… آتے … ایسے شہر عجیب
… پیغمبر … بشکو بسیر
… کے بیچ نقش جان
… امت مین کریگا جمع رب
… اور مکون کو تمام
… اسلام کا پاتے نہین
… بھیجیگا خدا اسکے طرف
… کے طرف تم جاؤ سب
… جانا کہ نہ آیا کوئی رسول
… فرمایا رسول محترم
… جہنم کے طرف جاتے اگر

نا تو مرسل ہم پہ آیا نا کتاب
عقل تو ہمکو نہ دنیا مین دیا
تا ہون عاقل یا الہ العالمین
جائیو تم آتش دوزخ مین اب
جو کہ ہی علم الٰہی مین سعید
تو سعادت مند ہو جاتا بجا
جو کہ تھا علم الٰہی مین شقی
انکو تب فرماویگا پروردگار
مانتے کب انبیا کو تم بہ غیب
اور شیخ ابن ابی حاتم دگر
کہ کیا ارشاد شاہ انس و جان
اہل فترت اور دیوانو کو سب
اور ان بوڑھون کتین ای نیکنام
حکم اسلامی بجا لاتے نہین
حشر کے دن ایک فرشتہ با شرف
وہ کہین کسطرح سے ہم جائین اب
تا کرین ہم اسکی دعوت کو قبول
تب لگا کہنے خدا کی ہی قسم
سرد ہو تی انپہ سب نار سقر

اور انہین آرام کا ہوتا سبب / اور خوش ہوتا مقرر انسے رب
پس ملک کو ایک بھیجیگا خدا / تا اطاعت اسکی وے لاوین بجا
پس اطاعت جس بشر کی ایمیان / تھی ارادے مین خدا کے بیگمان
اس فرشتے کی اطاعت وہ کرے / تا کہ وہ نار جہنم سے بچے
بوہریرہ پس کہا ای بھائیو / تم اگر چاہتے ہین یہہ آیت پڑھو

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

قدوۃ الحفاظ شیخ ابن حجر / عسقلانی سے جو ہی پس مشتہر
اسطرح کہتا ہی یہان ای نیکنام / کہ رسول اللہ کہ آبائے کرام
قبل بعثت اسکے جو رحلت کرے / یہہ گمان ہی انکے حق مین جانئے
کہ قیامت مین بوقت امتحان / وے کرین حق کی اطاعت بیگمان
اور سرور کی شفاعت مین سنو / آئی ہی یہہ آیت قرآن جو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

یعنے فرماتا ہی یون رب العلا / کہ ہی نزدیک ای محمد مصطفی
دیویگا تجھکو یہان تک رب ترا / کہ تو راضی اپنے دل سے ہوویگا
ابن عباس اسکی یون تفسیر کی / کہ ہی حضرت کی یقین اس مین خوشی
اسکی اہل بیت سے ایک شخص بھی / آتش دوزخ مین ناجاوے کبھی
یون بن العباس سے ابن الجریر / نقل کی تفسیر آیت کی بخیر
جانئے اس شاہ دین کے والدین / اہل فترت سے ہین جب بے شبہ وین
نار دوزخ سے ہین ناجی بیگمان / اور مبشر بھی شفاعت سے ہین جان

ان دلیلوں سے ہی جو آتے ہین تمام
اور شفاعت کی ہی جو گذری دلیل
اور دلیلین دوسری بھی ہی بیان
جو کہ حاکم ہی مستند مین بجا
زعم صحت پر بھی وہ اُسکے کیا
حال کیا ہی کہ مرے ابوین کا
کہ کیا مین نے مرے رب سے سوال
جو شفاعت کا ہی محمودا مقام
بلکہ از ام سماعہ بو نعیم
کہ وہ بولی یون کہا میرا پدر
اپنی مادر سے سنا ہون مین یقین
آمنہ خاتون کی ہی جب وفات
عمر اشرف تھی نبی کی پنج سال
اپنی مادر کے سرہانے پر رسول
کر نگہ بولی نے اُسپر بار بار
اور کئی اشعار تب پڑھنے لگی
کر دیا تجھکو برکت بے شمار
جو جو باتین مین نے دیکھی در منام
دیویگا اُسکو خدا پیغمبری

حق مین وسے ارباب قربت کے تمام
معنی آیت مین وہ بیقال وقیل
خاص اُنکے حق مین بھی آئے مین ان
یون بن مسعود سے ناقل ہوا
کہ کوئی سائل پیمبر سے ہوا
تب کیا ارشاد شاہ انبیا
کی عطا مجھکو یقین وہ ذوالجلال
حشر کے دن مین کرون اُس مین قیام
یون دلایل مین ہی راوی ای فہم
نام ہی بوزہم جس کا مشتہر
کہ کہی آگاہ وہ میرے تئین
ای پسر مین بھی تھی حاضر اُسکے سات
مہر سا اُسکا درخشان تھا جمال
آہ تب بیٹھا تھا مغموم وملول
درد وغم سے ہو گئی ہی زار زار
پہ الم مضمون اُنکا تھا یہی .
اس مبارک طفل مین پروردگار
گر کرے گا راست حق انکو تمام
بخشیگا عالم پہ اِسکو برتری

دینِ ابراہیم کو یہہ جانِ جان
بالیقین زندہ کریگا در جہان

بت پرستان اور بتونکو خواہ نخواہ
بالیقین کر دیویگا خوار و تباہ

اور عبادت مین بتون کے ای فتا
قوم کا اپنے نہ تابع ہو ویگا

جبکہ اس اشعار سے فارغ ہوئی
اِسطرح خاتون نے فرمانے لگی

کہ فنا لازم ہی ہر بندے کتین
موت ہی آخر ہر یک زندے کتین

ہو ویگا بے شک پُرانا ہر نیا
قایمی خالق کے سیکو نین دیا

موت کا مین بھی یقین پیتی ہون جام
ذکر باقی ہووے میرا تا قیام

کہ جہان مین چھوڑکر جاتی ہون مین
بہترینِ زمرۂ عالم کتین

مین جنی ہون طیب و طاہر کتین
اِنس و جان کے سیدِ فاخر کتین

بول کر اسطرح وہ رحلت کئی
اُسپہ رحمت ہو سدا اللہ کی

یون جلال الدین سیوطی نے کہا
کہ یہہ قولِ اورِ خیر الورا

صاف تر ہیگی دلیل اُسکی قوی
کہ وہ بی بی صاحبِ توحید تھی

دینِ ابراہیم کا ذکرِ تمام
اور ذکرِ بعثتِ خیر الانام

اور منعِ بت پرستی بالیقین
اور ترکِ اتباعِ مشرکین

جو کہی بی بی بوقتِ انتقال
دال ہی توحید پہ بعقلِ [illegible]

در زمانِ جاہلیت اِسقدر
کفر سے بچنے کے خاطر بہ بسر

اور صفت توحید کی بھی جانئے
بالیقین اثبات پانیکے لیے

قبلِ بعثت ذکر اتنا ای خلیل
صاف ہی جیسے شبہ ان پہ دلیل

[illegible] زاہد اور دانون کتین
شرط ہی بعثت پیمبر کی یقین

ایک اقل جو سنے اس امت مین شان
اور لایا ہی جو خبرین شاہِ دین
آخری حج جب کیا ہی مصطفی
اس بیان مین بھی حدیثین آئے ہین
نامور اکثر محدث لائے ہین
جو حدیثین آئین انکے برخلاف
انکے یہہ پہلی خبر ہی ای حبیب
نقل مالک سے کئے ہینگے بجا
اور عروہ عایشہ سے نقل کی
حج آخر سرورِ عالی جناب
گذرے ہم جب عقبۂ حجون پر
دیکھ رونا اسکا مین بھی رو دی
بعد اترا اور کہا وہ باوقار
اونٹ کے پہلو پہ مین نے تکیہ کر
ٹھہر گیا اور دیر سے واپس ہوا
مین کہی تب عرض ای شاہ ہدا
تھا تو غمگین لیگیا تشریف جب
تب کیا ارشاد یون خیر الورا
حق سے چاہا تا اسے زندہ کرے

اور بلند درجات پانے بیگمان
اسپہ سب ایمان لانے بالیقین
اسنے تب مانباپ کو زندہ کیا
اور متعدد طریقون سے یقین
دے گئے انکی روایات ہین
انکے ناسخ ہین کہے انکو بھی صاف
کر یقین ابن عساکر اور خطیب
نقل عروہ سے مسلسل وہ کیا
اور خبر اسطرح وہ بی بی نے دی
جب کیا مین بھی تھی ہمراہِ رکاب
یکبیک رونے لگا خیر البشر
پھر ہوا ہی فتحمند حق کا نبی
ای حمیرا یہہ شتر کی لے مہار
لے مہار اسکی کھری اس جا پر
مسکراتا تھا بہت خوشحال تھا
ہون مرے مانباپ اسکے پر فدا
اب ہی شادان کہہ کیا اسکا سبب
قبر پہ مین اپنے مادر کے گیا
حق تعالی نے کیا زندہ اسے

مجھہ پہ ایمان لائی ہی وہ بیگمان
پھر موی از حکم خلاق جہان

ابن شاہین اور طبری ایمیان
یونہی زہری سے روایت لاکے جان

اور زہری نقل عروہ سے کیا
اور عروہ از جناب عائیشہ

اور فتح الدین حافظ نامدار
بعضے اصحاب نبی سے آشکار

اسطرح لایا روایت باادب
ام سرور آمنہ بنت وہب

اور عبد اللہ پدر مصطفی
لائے ہین اسلام از حکم خدا

حق کیا زندہ وے دونو کتین
لاے وہ ایمان بختم المرسلین

اور سہیلی عائیشہ سے نقل کی
کہہ چیا ہا حق سے وہ حق کا نبی

اُسکے تا ابوین کو زندہ کرے
حق جلایا انکو اپنے لطف سے

پس وہ ہر دو اسپہ ایمان لاہین
پھر اُسی دم جلد رحلت پاہین

اور کہا ابن حجر نے ای فصیح
کہ ہوا ثابت یہہ آیت سے صریح

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ

مصطفی کے والدین اکرمین
جنتی لوگون سے ہین بے ریب ہین

کہ وے ہر دو ہین طرف اسکے قریب
برگزیدون سے وہ سارے ای لبیب

مذہب مختار جمہور کرام
ہی یہی بے شبہ جانو لا کلام

اور بہت حفاظ بولے ہین صریح
کہ حدیثین سب ہین وے بیشک صحیح

اور بعضے انپہ جو طاعن ہوے
التفات اسپر نہین ہرگز کیے

ترجمہ ابن حجر کے قول کا
بیکم وزاید یہان آخر ہوا

اب ہین کتنے اعتراض ای کامیاب
دیکھیے لکھتا ہون اسکے بھی جواب

تو نہ پھسلے طالب حق کے قدم	شک نہ کچھہ باقی رہے ای محترم

پہلا اعتراض

ہی یہہ پہلا اعتراض ای ذی الوقر	کہ بن مسعود نے دی ہی خبر
ایک دن دو شخص آ سرور کے پاس	یوں کہے ہین عرض ای سیلا دناس
ماں ہماری تھی بڑی مہمان نواز	جاہلیت مین موی ای سرفراز
کیا ہی اسکا حال اب فرماہین	شاہ فرمایا کہ ہی وہ آگ مین
اور اسی مضمون کی دوسری خبر	ہی عقیلی سے بھی مروی مشتہر
از سعد بن ابی وقاص کی	ہی حدیث ایسی ہی آئی تیسری
اور بیضاوی نے لایا یہہ خبر	کہ کہا یکبار یوں پیغامبر
کاش مین نے جانتا پیچھا شتا	حال کیا ہیگا مرے ماں باپ کا
تب یہہ آیت آئی ہی بے قیل و قال	کہ نہ کیجے اہل دوزخ سے سوال

لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ

پہلا جواب

اب تو سن ان اعتراضوں کا جواب	ہی بلاشک یہہ جواب باصواب
نزد نقاد احادیث ای میاں	یہہ حدیثین پہنچے نین صحت کو جاں
اور وہ آیت کے اترنے کا سبب	جو کہ بیضاوی لکھا ای با ادب
جانو اس آیت کا وہ وجہ نزول	نین کئے دوسرے مفسر بھی قبول
جونکہ علامہ افندی با صفا	اسطرح تفسیر مین اپنے لکھا
آیت مذکور کی تفسیر مین	آیا بیضاوی کے جو تحریر مین

از سوال حال ابوین نبی — منع کر بھیجا وہ آیت جو تھی

حل بیضاوی پہ یہہ بیقال وقیل — نظم قرآنی نہین ہرگز دلیل

اور رازی بھی بتفسیر کبیر — اسکا ہین قایل ہوا ہی ای خبیر

اور حدیثین تو نہین ہین وے صحیح — اور بر تقدیر صحت ای فصیح

حال وہ فترت کے لوگون کا بجا — وحی سے جب تک شہ سرور پر کھلا

تب کہا ہوگا وہ مولا کا رسول — پس یہہ آیت پائی جب شرف نزول

وے حدیثین ہوگئین منسوخ تب — پس یہہ آیت ہیگی ناسخ انکی سب

اور جو آئین احادیث صحیح — انکی جنت کی بشارت مین صریح

ہوگئین منسوخ انسے بھی تمام — یونہی بولا ہی سیوطی لاکلام

اور ہی اس منسوخیت کی یہہ نظیر — کہ ہی مروی عایشہ سے ای خبیر

پہلے حضرت سے کئے تھے یہہ سوال — مشرکون کے کیا ہی کہہ بچونکا حال

بولا ہمراہ اپنے ہی ماںباپ کے — آتش دوزخ مین ہین وے جانئے

پھر کئی دن بعد اسکے بر رسول — آیت قرآن یہہ جب پائی نزول

لا تزر وازرة وزر اخرے

پھر وہی پوچھے تو فرمایا رسول — انکے بچون کو ہی جنت مین حصول

معنی اس آیت کی یہہ ہی ای فہیم — کہ یہہ فرماتا ہی خلاق کریم

کہ مقرر ایک کے عصیان کا بار — نا اوٹھاوے دوسرا ہرگز بھار

دوسرا اعتراض

دوسرا یہ اعتراض آوے اگر — ابن مسعود یوں دی ہے خبر
گئے اک قبرستان میں یکدن مصطفیٰ — اور توقف ایک تربت پر کیا
اور ہوئے حق اسقدر رو اشکبار — ہم بھی روئے دیکھ جسکو زار زار
تب امیر و عمر نے عرض کی — کیا سبب رویا تو حق کے نبی
بولا تب جس قبر پر ای باصفا — مجھکو دیکھے در مناجات و دعا
قبر تھی وہ میرے مادر کی یقین — آمنہ بنت وہب ای مومنین
چاہا میں اذن زیارت از خدا — حق تعالیٰ اذن تب مجھکو دیا
اذن استغفار میں چاہا از رب — نیں دیا حق بھیجا اس آیت کو تب

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

یعنی نبی اور مومنوں کو سزاوار — مانگیں بخشش مشرکوں کی زینہار
پس یہ رقت آئی مجھکو جلد تر — آوے جوں بچے کو ماں کے حال پر
بات یہ مجھکو رلائی ہی شتاب — پس یہ خدشہ کا بھی اب سنیے جواب

جواب

ہم بخاری میں یہ آئی ہے خبر — از روایات مسلسل معتبر
ہم ابی طالب کو شاہِ انبیا — جبکہ ایمان کی طرف دعوت کیا
وہ کیا اس امر میں استادِ جب — شاہِ عالم نے کیا ارشاد تب
حضرت انکو کہا تیری تب تلک — منع نا فرماوے مولا جب تلک
تب یہ آیت آئی ای فرخندہ پَی — یعنی تفسیر مدارک میں بھی ہے
اور یہ مسئلہ بھی آگیا وہ اب جانیو — نصِ قطعی کے معارض وہ ہو

نصِ قطعی ہی وہی قرآن مین — اہلِ فترت کے جو آئی شان مین
کہ نہین ہی اہلِ فترت کو عذاب — یوہنی لکھا ہی سیوطی باصواب
منعِ استغفار بھی بے قال وقیل — کفرِ موتی پر نہو ہرگز دلیل
مومنِ مدیون بھی مرجاوے جو — اور حق العبد باقی جسپہ ہو
مغفرت خواہی بھی انکی اولا — منع فرمایا تھا سرور کو خدا
بعدِ وسعت قرض اسکا کر ادا — جہتا بخشش اسکی سرور از خدا
پس ہی جایز ایسے باتون کے سبب — اُمِ سرور آمنہ بنتِ وہب
آہ چیند قبر مین محبوس تھی — بعد اسکے داخلِ جنت ہوئی
ہی خبر نا قرض کرنے سے ادا — نفسِ مومن خلد مین ناجایگا
اور دورِ منعِ دعائے مغفرت — زندہ کرنے کی تھی انکی مصلحت
زندگی کا وقت ہی جب دوسرا — تب ہوا ہی منعِ استغفار کا
اور جلال الدین سیوطی نے کہا — اسقدر صحت کو پہنچا ہی بجا
جو کہ حاکم نے بریدہ سے صحیح — نقل کرتا ہی کہ سرور ای فصیح
کی زیارت والدہ کی اپنے جب — یکہزار اسوار تھے ہمراہ تب
اسقدر رویا ہی اسدن مصطفی — کہ کبھی اسطرح سے رویا نتھا
یہہ روایت بھی کبھی سر دہہار — نہین ہی مطلب کے مخالف زینہار
کہ زیارت سے فقط مردون کے بھی — ہوتی ہی زندونکو بس رقت کبھی
وجہ موتی کے نہین تعذیب کا — اور نہین ایسا سبب بھی دوسرا

تیسرا اعتراض

یا کسی کا ایمان نہین ہی جب قبول	قبر کے ایمان سے کیا ہووے حصول
لیک قول حجت رجال معتبر	قبر مین موتی کو آتا ہی نظر
نفع وہ ایمان سے بیقال وقیل	اسمین ہین آیات قرآنی دلیل

جواب

سن تو اب اسکا جواب باصواب	قبر مین ایمان سے ہونا کامیاب
مختص بہر رفع درجات ای بیان	اور داخل ہونے اس امت مین جان
حق مین ابوین پیمبر کے بجا	بعد رجعت خاص ہی ای باصفا
جونکہ توبہ قوم یونس کا شتاب	رب قبولا بعد تنزیل عذاب
اور اعجاز پیمبر سے شتاب	بعد غیبت پھر جو نکلا آفتاب
تب نماز عصر از شیر خدا	بالیقین پیدا کئی حکم ادا
اور قضا ممکن تھی دوسرے وقت بھی	باوجود اسکے وہ جایز ہوگئی
اور وصول قصہ مین آیا عجب	کہ تجدد جبکہ ہووے وقت کا
تو قضا آتی ہی لازم ای امین	یونہی لکھا ہی طحاوی بھی یقین
ہوگئی ہی خاص کر ایسا جواز	عصر کی اس روز حیدر کی نماز
یونہی بس ایمان ابوین رسول ﷺ	کیون نہووے خاص برزخ مین قبول

چوتھا اعتراض

اور ہی یہ اعتراض ای باادب	کہ نہ ثابت ہووے فترت بر عرب
کیونکہ ابراہیم و اسمٰعیل کے	دین باقی شرع کے احکام تھے

جواب

سن جواب اسکا عرب پر ہی بیان	ہوتی ہی ثابت وہ فترت بیگمان
یعنے اسمٰعیل سے ای نیکنام	تا زمان بعثت خیر الانام
تھا مقرر جا تو فترت کا زمان	سب عرب تھے اہل فترت بیگمان
موسیٰ و عیسیٰ جو بعد انکے ہوئے	وے نبی تھے قوم اسرائیل کے
وے نہین بھیجے گئے تھے بر عرب	قوم پر ہی انکے بھیجا انکو رب
بعد ابراہیم و اسمٰعیل کو	حق نے بھیجا ہی عرب پر جان تو
بعد انکے سرور عالم کو رب	کر دیا مبعوث عالم پر ہی سب
جب ہوا مبعوث شاہ مرسلین	تب زمانہ تھا وہ فترت کا یقین
آیت قرآن ہی اسپر دلیل	دیکھ فرماتا ہی کیا رب الجلیل

يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

تم پہ آیا ہی ہمارا ایک رسول	تم کرو اسکی رسالت کو قبول
وہ بیان کرتا ہی تمپر بالیقین	یعنے روشن صاف حکم شرع و دین
آیا فترت کے دنون مین وہ عیان	یعنے خالی انبیا سے تھا زمان
اور دسری جاپر قرآن مین رب	دیکھ فرماتا ہی در حق عرب

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

یعنے حق کہتا ہی حضرت کو سنو	تا ڈراوے اب تو ویسے لوگ کو
تیرے آگے انپہ نین آیا نذیر	یعنے پیغمبر نہ آیا ای خبیر
کہا بیضاوی نے لوگون سے مراد	لینگے سب مشرک عرب کے رکھو یاد

پس ہوا معلوم اس سے لاکلام | کہ عرب اصحابِ فترت تھے تمام

شرعِ اسمٰعیل کے احکام سے | بیشتر انہین سمجھ باقی تھے

اور کتابی لوگ مین باقی تھے ان | حکمِ شرعِ انبیا سے انکے جان

وقتِ عیسیٰ سے بقال و قیل | بر عرب گذرے تھے ایام طویل

موسیٰ و عیسیٰ سے بر اہل کتاب | اسقدر دن گذرے تھے ای باصواب

حق مین فترت انکے ثابت ہو جب | کیون نہ ثابت ہووے در حقِ عرب

پانچوان اعتراض

اور بھی یہ اعتراض ای باوفا | بوحنیفہ فقہ اکبر مین لکھا

کہ نبی کے والدینِ ماجدین | موت پائے کفر پر بے ریب مین

جواب

سن جواب اسکا بھی از نقلِ صحیح | قول یہ جسوقت ثابت ہو صریح

ہی جواب باصواب اسکا یہی | موت جسکی کفر پر بھی ہووے گی

وہ اگر ہی اہل فترت یقین | تو دخولِ نار مستلزم نہین

کیونکہ وے معذور ہینگے جاننے | اختیار کفر مین بھی جہل سے

نص قطعی آگے گذری ای خلیل | ہی نجاتِ اہل فترت پر دلیل

صورتِ تسلیم مین بھی یہ جواب | ورنہ آباے شہ عالیجناب

تا کہ شرک و کفر کے ہینگے تمام | اسکے گذرے ہین دلیلین لاکلام

گرچہ یون بولے ہین بعضے حنفیہ | اس عبارت مین تھا ما نافیہ

پس کتابت مین وہ از قولِ امام | کاتبون سے ہوگیا ساقط تمام

اسطرح کہنے کی کچھ حاجت نہین — نص قطعیہ وہی بس ہی یقین

گر کہیگا کوئی یہ توجیہ بھی — نین ہی حسب مذہب نعمان کبھی

کہ کہا ہی بو حنیفہ جانئے — اپنے خالق کے پہچانتے لئے

عذر ہرگز جہل کا ناہو قبول — کہ نہین موقوف ہی وہ بر رسول

بلکہ مصنوعات پر جب ہو نظر — پی لجاوین صانع عالم اپر

جواب

سن جواب باصواب اسکا بھی اب — جہل خالق سے نرکھتے تھے عرب

اسقدر وے جانتے تھے بیگمان — حق بنایا ہی زمین و آسمان

جونکہ فرمایا خدا قرآن مین — وے عرب کے مشرکون کی شان مین

لَئِنْ سَئَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

یعنے گر تو انسے سائل ہو ویگا — کون ہی پیدا کیا ارض و سما

مشرکین بولینگے تب ای مصطفی — حقتعالی ہی یقین پیدا کیا

ایسی ہی آئی ہی آیت دوسری — حاصل مضمون ہی اسکا بھی یہی

لَئِنْ سَئَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور عرب اپنے بتون کو جان ٹھیک — لیکن الوہیت مین کرتے تھے شریک

بلکہ کہتے تھے جہالت سے وے سب — کہ شفیعان ہین ہمارے نزد رب

جونکہ اس قرآن کی آیت مین خدا — ہی مذمت انکی ظاہر کردیا

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ

بیشک پوجین غیر حق کو سر بسر
اور کیا کرتے ہین وے ناحق شناس
پس انہون کا شرک سب طاعت مین تھا
جہل خالی سے نہین تھا انکو جب
وہ امام بوحنیفہ کا کلام
اور شفیع اپنے بتون کو بالیقین
جاننا اسکی برائی ہی عجب
بولتی فخر الدین رازی ای خبیر
پس جو بعثت مصطفی کی پائے ہین
بدعقیدہ اپنا وہ چھوڑتے نہین
آگے بعثت کے وے گذرے ہین جو
ہی نہایت امر انکا امتحان
اور مسلم کا مصنف ای ہمام
عالم عذر جہل بھی ای حق شناس
جانتے شاید کہ ہی اسوقت پر
کیونکہ بالتحقیق ایام اسقدر
اور مدت مختلف ہین وے نہ بھول
اسکا کم مقدار ای فرخندہ فال
ال معود بخشنے مین بیگا ن

جو نہ دیوین انکو کچھ نفع و ضرر
کہہ ہین شافع ہمارے حق کے پاس
اور نہین حق کی الوہیت مین شبہ
پس یہان غور و تامل کر تو اب
کچھ منافی نہین ہی انکے ای ہمام
وے جو جاتے تھے عرب کے مشرکین
ناہوا ارشاد پیغمبر سوا
صاف لکھا ہی بتفسیر کبیر
باوجود اسکے نہ ایمان لائے ہین
مستحق ہین وے جہنم کے یقین
سب کے سب معذور ہین وے جانیو
جنکا گذرا ہی حدیثون مین بیان
یون کیا تاویل آن قول امام
بوحنیفہ پیشواے دین کے پاس
جا دین ایام تامل جب گذر
ہی بجاے دعوت پیغامبر
کیونکہ متفاوت ہین لوگون کے عقول
بعضے کہتے ہین کہ ہی پچیس سال
بوحنیفہ کا یہی مذہب ہی جان

اور بعضے برس چالیس ای خلیل	بولتے ہین اس اثر کی لا دلیل

قَدْ تَمَّتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی اِبْنِ اَرْبَعِیْنَ

یعنے چل سالہ جو ہووے لا کلام	اسپہ ہی اللہ کی حجت تمام
اور وہ ایام تامل ہی یقین	شاہ کے ابوین پر گذرے نہین
یون صلاح الدین ایمان	اسطرح صحت کو پہنچا یا ہی جان
عمر عبد اللہ ای نیکو صفات	تھی اٹھارہ سال کی وقتِ وفات
آمنہ کی عمر بھی بیقیل و قال	جبکہ وہ رحلت کئی تھی بیست سال
اور عدم جہل خالق ای رشاد	اور شفاعت کا بتون کے اعتقاد
دو سرون کے حق مین یہہ لکھا گیا	ورنہ سب آبای شاہِ انبیا
پاک تھے سب شرک سے سر و چہار	جسکے گذرے ہین دلیلین بار بار
خاص اُسکے پدر و مادر خوش نصیب	جو وہ سرور سے نہایت ہین قریب
جن کو ہی اس خیرات مین دخول	اور نہین ہی دارِ جنت مین دخول
کیون نہووین جنتی وہ شجر تین	ہی ثمر جسکا امام القبلتین

اسامی اجداد کرام حضرت سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور نسب پر شاہ کے ای باوفاق	جانتے عدنان تک ہی اتفاق
اور ادپر اُسکے آیا اختلاف	لیک سارے متفق ہین اسپہ صاف
کہ رسول اللہ نے اولاد سے	ہینگے اسمٰعیل و ابراہیم کے
نوح اور ادریس بھی اور شیث بھی	بیگمان ہینگے ز اجداد نبی
یون ابن العباس بولا باادب	شہ بیان کرتا تھا جب اپنا نسب

بیان تا عدنان تک کرتا بیان
اور فرمایا توقف بعد ازان

ابن مسعود اور عروہ اور عمر
جا تو عدنان تک ہی دیتے تھے خبر

کہتے ہم نہین جانتے اسکے اپر
حق سوا جانے نہ پھر کوئی دگر

آیت قرآن بھی اسپر سند
جو کیا ارشاد خلاق صمد

الم یاتکم نبؤ الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود
والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ

پس مین اجداد پیمبر کا بیان
دیکھ عدنان تک ہی کرتا ہون بیان

تھا جو عبد مطلب والا مقام
اصل مین عامر ہی اس فاخر کا نام

شیبۃ الحمد ہی اُسے زیبا لقب
تھے بہت فضل جمیلہ اس مین جب

لوگ کرتے تھے بہت اسکی ثنا
اسلیئے ہی یہہ لقب اسکا ہوا

اور ہاشم تھا یقین اسکا پدر
اصل مین ہی نام ہاشم کا عمرو

جو ہی ریزہ کرتا الانان کا
کہتے ہین ہاشم اُسے ای باصفا

قحط مین پہلے وہی لوگون کو سب
نان کھلاتا تھا دایم روز وشب

یہہ لقب اسکا ہوا اسواسطے
جانیئے اُسکے پسر سب چار تھے

کرتے ہی نام یک فرزند کا
ہی وہ پدر مادر شیر خدا

دوسرا نضلہ ہی صیفی تیسرا
اور ہی عبد مطلب جو تھا عجب

نقل ہاشم نے کیا دنیا سے جب
آہ عبد مطلب تھا طفل تب

اور یہہ دستور عرب تھا ای فہیم
کہ جو ہوتا کافل طفل یتیم

رکھتے اس طفل کو اسکا غلام
پس یہہ عبد مطلب ہی اسکا نام

قصہ کوتاہ مطلب اسکا چچا ۔ عالم دنیا سے جب رحلت کیا
تب سے عبد مطلب ذی عز و شان ۔ شہر مکے کا ہوا سردار جان
سب عرب کرتے تھے اسکا احترام ۔ اسکے تھے محکوم سارے خاص و عام
نور پاک حضرت خیر البشر ۔ تھا درخشان اسکے پیشانی اوپر
خلق پر آتی تھی گر کوئی بلا ۔ یا کہ ہوتے قحط مین وے مبتلا
کوہ پر مکے کے تب اسکو لجا ۔ لا وسیلہ اسکا کرتے تھے دعا
از براے حرمت نور رسول ۔ حق نے کرتا تھا دعا انکی قبول
اس بلا کو دور فرماتا تبھی ۔ اور بارش جلد برساتا تبھی
یمن سے اس نور کے رب الجلیل ۔ فتح بخشی اسکو بر اصحاب فیل
الغرض عبد مطلب کے سوا ۔ کوئی پسر ہاشم کا نہین باقی رہا
اور جو تھا عبد المناف نامور ۔ ہی مغیرہ نام اسکا مشتہر
چار تھے اسکے پسر ہاشم ہی ایک ۔ والد سرور کا جو تھا جد نیک
اور عبد الشمس دوسرا ہی میان ۔ جد وہ ابنای امیہ کا ہی جان
اور پسر اسکا ہی نوفل تیسرا ۔ ابن مطعم کا وہی جد ہی بجا
مطلب چوتھا پسر اسکا ہی جان ۔ جد اعلی جبیر شافعی کا ایمان
اور ہی قصی والد عبد المناف ۔ اسکا معنا دوری ہی بے اختلاف
فاطمہ تھی اسکی مادر عاقلہ ۔ جبکہ قصی سے ہوئی وہ حاملہ
آکے تب قوم قضاعہ ای امین ۔ شہر مکے کا لئے عربون سے چھین
تب قبیلے سارے متفرق ہوے ۔ ایک دوسرے سے جدا سب ہو گئے

دور اپنے قوم سے جب ہو گیا — نام اسکا اسلئے قصی ہوا
مکہ کے ہین جمع بھی اسکو مشہور — کہ قبیلونکو وسے سارے جمع کر
فتح کیا قوم قضاعہ پر تمام — مکہ پھر انسے لیا ہی لا کلام
اور والد اسکا قصی کا کلاب — لفظ یہ مصدر ہی جان بے ارتیاب
اسکی معنی جنگ ہی اب کہہ تو یاد — اور کثرت کی بھی معنی ہی مراد
اور بھی نام اسکا ہی حکیم — اور عروہ بھی کہے ہین ای فہیم
اور ہی مرہ ابن کعب اسکا پدر — رے پہ ہی تشدید ضمہ میم پر
جمعہ کے دن سب قریشون کو بلا — خطبہ پڑھ انکو سناتا تھا سدا
اور کہتا نسل سے میرے عیان — ہوویگا پیغمبر آخر زمان
اسکے تابع ہو و ایمان لاؤ تم — بس سعادت دو جہان کی پاؤ تم
اور کہتا شوق سے اشعار او — یہہ بھی ہی یک بیت انسے جانیو

یَا لَیْتَنِیْ شَاهِدًا فَحْوَاءَ دَعْوَتِهٖ — اِذَا قُرَیْشٌ تَبْغِی الْحَقَّ خِذْلَانًا

کعب کا والد لؤی ہی بیان — اسکا معنا عیش ہین سختی ہی جان
لام پر ہی پیش ہمزہ پر زبر — آخری تشدید ہی یا کے اوپر
اور لوی ہی جان غالب کا پسر — اور ہیگا فہر غالب کا پدر
کسر فا ہی اور سکون ہا بجا — ہی قریش اسکا لقب ای باصفا
فہر کا والد ہی مالک مشتہر — نضر ہی بے شبہ مالک کا پدر
نضر مین مفتوح ہی بے شبہ نون — اور ضاد معجمہ پر ہی سکون
نضر کا والد کنانہ بیکلاف — ہی کنانہ مین سمجھ مکسور کاف

اور کنانہ ہی خزیمہ کا پسر
مدرکہ ہیگا خزیمہ کا پدر
یعنے دال مہملہ مسطور ہی
مدرکہ اسکا لقب ہیگا مگر
جو شرف رکھتے تھے آبا اسکے سب
مدرکہ کہتے تھے اسکو اسلئے
مدرکہ کا پدر ہی الیاس جان
پہلے بھیجا ہی ہدی کے اونٹ جو
والد الیاس ہی جان مضر
اسکو ابراہیم کی ملت کا پاس
اور نزار اسکا پدر مشہور ہی
اور مشتق نزر سے ہیگا نزار
یہہ ہی اسکے نام کا جان سبب
دیکھے ہین اسکی جبین پاک پر
اوسکا والد ہو بہت ہی شادکام
اور ہوا یہہ نہایت ہی قلیل
اسلئے کہتے نزار اسکو عیان
اور مقرر معد ہی اسکا پدر
... عدنان معد کا ہیگا پدر

خا پہ ضمہ فتح ہی زا کے اوپر
میم پر ضمہ سکون ہی دال پر
مدرکہ مین را سمجھ کسور ہی
نام اصلی اسکا عامر یا عمر
اسنے پایا تھا مقرر انکو جب
اسکا یہہ وجہ لقب ہی جانئے
ہمزہ مکسور سین ہی پہچان
شہر کے مین وہی ہی جان یو
میم پر ضمہ زبر ہی ضاد پر
رکھتا تھا اکثر یقین وہ متقنا حق
نون اسمین جانئے مکسور ہی
اسکا معنا ہی قلیل ای نامدار
کہتے ہین پیدا ہوا ہی اسنے جب
نور پاک مصطفیٰ تھا جلوہ گر
سارے مسکینون کو کھلوایا طعام
حق مین اس مولود کے بقال قلیل
بو ربیعہ اسکی کنیت ہی جان
میم ہی مفتوح سکون ہی عین پر
عین مفتوح اور سکون ہی دال پر

ہے یہی عدنان کے تھے وہ پسر — ایک عدنانی اور معد بیٹا دگر
بس یہیں تک ہی نسب پر اتفاق — بعد اسکے ہی خلاف ای ذو وفاق

خاتمہ

صد ہزاران شکر خلاقِ انام — یہہ رسالہ پایا حسنِ اختتام
سن تھا بارا سو بیاسٹھ ای امین — اور مہ مولد کی تھی وہ بارہوین
یا الٰہی یہ رسالہ کر قبول — اور کیجیے اسکو مقبول رسول
بخشیئے میرے گنہ سب ای غفور — رکھیئے آیندہ مجھے عصیان سے دور
مجھکو اپنی معرفت کیجیے عطا — راہ اپنی قرب کی مجھکو بتا
کر عطا مجھکو سدا رزقِ حلال — اور کشایش اسمین دے ای ذوالجلال
کیجیے میرا خاتمہ ایمان پر — جنت الماوی مین دے مجھکو گذر

احقر حیران سے تسلیم و درود
بھیج پیغمبر پہ اپنے ای ودود

تمت

وجہ ختم بر تتمہ برای این معنی که این کتاب مطبوع مطبع مولوی عبدالرحمن مدرس است مہر مالک نموده شد

